



سوال

(151) امام ایک مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا بعد میں دوسرا مقتدی آکر ملا تو امام دونوں پاؤں اٹھا کر آگے بڑھ گیا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، جب دوسرا مقتدی آن کر ملا تو امام دونوں پاؤں اٹھا کر داسہ پر جا کھڑا ہوا۔ مولانا اسماعیل صاحب قدس سرہ نے درس عام میں فرمایا تھا کہ اگر امام کا نماز میں پاؤں اٹھے تو نماز جاتی رہے گی۔ پس در صورت مرقومہ بالا نماز رہی یا نہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

در صورت مرقومہ اگر امام ایک یا دو قدم آگے بڑھ گیا، تو نماز نہیں جاتی، جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔ ۱۔ لومشی فی صلوتہ مقدار صفت واحد لم تفسد صلوتہ ولو کان مقدار صفین ان مشی دفعة واحدة فسدت صلوتہ وان مشی الی صفت ووقف ثم الی صفت لا تفسد کذا فی فتاویٰ قاضیخان اور اشعة الممعات شرح مشکوٰۃ میں مرقوم ہے۔ ترجمہ: اگر نماز کی حالت میں ایک صفت کے برابر چلے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر دو صفت کے برابر ایک ہی دفعہ چلے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور ایک صفت کے برابر چل کر ٹھہر جائے پھر ایک اور صفت آگے بڑھ جائے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

۲۔ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ معلق فجت فاستفتت

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز میں مشغول ہوتے اور دروازہ بند ہوتا، میں آکر دروازہ کھٹکتی، تو آپ چند قدم چل کر دروازہ کھول جیتے اور پھر اپنے جانے نماز پر واپس چل جاتے، مکان کا دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔ یعنی آگے بڑھنے اور واپس آنے میں منہ قبلہ ہی کی طرف رہتا اور مکان تنگ تھا۔ یعنی ایک دو قدم چلتے تھے، اور ظہیر یہ میں ہے کہ اگر سورج بادل سے نکل آئے اور گرمی زیادہ ہو جائے۔ تو سایہ کی طرف نماز میں ایک دو قدم چل کر جا سکتا۔ واللہ اعلم پس طلب کروم کثان در رافشی فتح علی پس راہ رفت آنحضرت پس بکشاد در برابرانے من یعنی ازاں جا کہ برانے نماز ایستادہ بود قدمے چند زدود بکشاد در رافش رجح الی مصلہ پستہ باز گشت بجائے کہ نماز میں گذارد ذکر ان الباب کان فی القبلة و ذکر کرو عائشہ کہ درخانہ بود در جانب قبلہ یعنی ترد آمدن آنحضرت. بکشاد در تحول از قبلہ لازم نیامد برگشتن بمصلہ باز پس رفتن بود پس در آمدن و برگشتن استقبال قبلہ بحال خود بود، و نیز گفتند کہ خانہ تنگ بود و گنجائش زیادہ بریک دو خطوہ ہداشت رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و روی النسائی نحوہ د نیز نقل از خلاصہ کردہ است کہ اگر مردے امامت می کند یک کس را و درین میان مثلثے در آمد اقتداء کرد و بیشتر رقت، اگر مقدار آنچہ میان صفت اول و امام می باشد رقت فاسد نمی گردد، و نیز اگر در نماز مشی کند، اگر مقدار صفت واحد رود فاسد نمی گردد، و اگر مقدار صفت واحد فاسد می گردد اگر مشی مقدار ایک صفت گرد بایستاد و باز تا صفت دیگر رفت باز بایستاد فاسد نمی شود و از فتاویٰ ظہیر یہ آورده است، کہ مختار آن است، کہ اگر بسیار گردد فاسد است دور حاشیہ شمنی بعلامت ظہیر یہ نوشته است، کہ اگر نماز در تاب در آمد گرمی آن ایذا می کند اگر بجانب سایہ رود بقدر دو قدم فاسد نہ گردد، کذا فی المشکوٰۃ و اشعة الممعات، تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

اور فرمانا مولانا محمد اسماعیل صاحب محدث علیہ الرحمۃ کا بجا اور راست ہے۔ مطلب ان کے بیان کا یہ ہے، کہ ایک دو قدم سے زیادہ اگر امام آگے بڑھے، تو نماز فاسد ہے، اور ایک دو



قدم عنفومیں داخل ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری اور مشکوٰۃ شریف اور اشعۃ اللمعات سے واضح ہو چکا ہے، واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 49-50

محدث فتویٰ